حیات ابدی

یعنی

مختصر سوانحعمری حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہ

مؤلفہ



ام حسامیہ خاتون

اہلیہ محترمہ عالی حضرت حاجی سید رحمت غفور شاہ صاحب الحسامی الوارثی

اور

جسے قلم الفقراء حاجی الحرمین الشریفین ملک محمد الدین

حسب صاحب ایڈیٹر صوفی کیلئے ملک محمد اسلم خان منیجر نے

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپوا کر شایع کیا

ایک یادگار

یہ رسالہ اس معصوم لڑکی (حسامیہ خاتون) کی
یاد میں قلمبند کیا گیا جس نے تقریباً سوا سال کی
عمر میں ابھی ابھی اس فانی دنیا سے رحلت کی۔ آہ!

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا عَلَیہِ رَاجِعُونْ

اہلیہ حسامی

۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۳ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

میری دیرینہ آرزو تھی کہ حضرت مخدومہ رابعہ بصری کی مختصر سوانحعمری قلمبند کروں۔ لہذا کچھ عرصہ ہوا اس عاجزہ کا ایک مضمون بعنوان "حضرت رابعہ بصری" رسالہ صوفی پنڈی بہاؤالدین اور اخبار مشرق گورکھپور میں شائع ہوا۔ جسے اکثر ناظرات نے پسند کیا اور خواہش کی کہ حضرت سیدہ کے حالات اضافہ کرکے کتاب کی صورت میں شائع ہوں۔ اس رائے نے میری ہمت افزائی کی اور خدا کا شکر ہے کہ اس باخدا مخدومہ کے روحانی فیض سے آج یہ محنت ٹھکانے لگی واضح رہے کہ اس عارفۂ زمانہ کے اکثر واقعات تذکرۃ الاولیا۔ نفحات الانس سے اقتباس کئے گئے ہیں۔ حضرت رابعہ بصری صرف نسوان ہی کے فرقہ میں بوجہ مقرب باللہ ہونے کے قابل فخر اور ناز نہیں بلکہ طبقہ اُناث و ذکور دونوں میں اُن کی حیثیت ایکساں ہے۔ جس دل میں خداترسی اور محبت الٰہی کے آفتاب کی ذرہ سی بھی شعاع پہنچی ہوگی وہ مقدسہ حضرت رابعہ بصری کے حالات کو سبق آموز تصوّر کرے گا۔ خاص کر خواتین کو تو اپنی روحانی مرشدہ کے ہرایک عمل زندگی کو نصب العین رکھنا چاہیئے تاکہ اس چندروزہ دنیا میں سچی مسرت میسّر ہو

اور یہی زندگی کا بہترین مقصد ہے۔ اس ولیہ کے لئے جو بہترین اور عقید تمندانہ جذبات اپنے قلب میں موجزن پاتی ہوں ان کے اظہار میں غلطیاں ہوں تو امید ہے ناظرات نظر انداز فرمائیں گی ÷

مولوی عبد الکریم صاحب انصاری مدرس اوّل سیمنری باکی پور نے اس کتاب کی نظر ثانی فرمائی ہے۔ آپ کی یہ تکلیف فرمائی موجب شکر گذاری ہے ÷

پھر میں ملک محمد اسلم خاں نیجر جریدہ صوفی پنڈی بہاؤالدین کی بھی مرہون منت ہوں کہ انہوں نے اس کتاب میں چند باتوں کا اضافہ کر دیا ÷

راقمہ

اُم حسامیہ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء
کریم چک
چھپرہ ۔ صوبہ بہار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نام۔ ولادت اور بشارت نبویؐ

حضرت رابعہ کے والد کا نام اسمٰعیل تھا۔ آپ بصرہ کی رہنے والی تھیں۔ قبیلہ علوی میں ولادت ہوئی۔ آپ چونکہ اپنے والدین کی چوتھی بیٹی تھیں اس لئے رابعہ نام رکھا گیا حضرت رابعہ کے والد ایک نہایت غریب شخص تھے۔ عسرت میں ان کی زندگی بسر ہوتی تھی۔ جس شب کو حضرت رابعہ کی ولادت ہوئی کہا جاتا ہے کہ ایسی عسرت تھی کہ پھٹے پرانے کپڑے بھی بستر نہ تھے کہ جس سے مبارک لڑکی ملبوس کی جاتی۔ نہ گھر میں روشنی کرنے کو چراغ تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ محترمہ نے آپ کے درویش صفت والد سے عرض کی کہ کسی پڑوسی سے کچھ مانگ کر لے آؤ تاکہ اس وقت ضرورت دفع ہو۔ آپ نے چونکہ پہلے ہی سے ٹھان لیا تھا کہ کسی سے کچھ نہ مانگونگا۔ اس لئے آپ ہمسایوں کے دروازوں پر جاکر واپس آئے اور کہا سب کے دروازے بند ہیں اور اپنی مجبوری پر افسوس کرتے ہوئے سو گئے فوراً ہی خواب میں نبی کریم (صلعم) کی زیارت نصیب ہوئی اور آنحضرت نے فرمایا کہ غم نہ کر یہ لڑکی خدا کی مقبول اور برگزیدہ ہے اور ارشاد ہوا کہ امیر بصرہ کے پاس جاؤ اور اُس سے کہدو کہ وہ روزانہ سَو بار اور شب کو چار سَو بار درود بھیجنے کی مزاولت کرتا تھا مگر گذشتہ جمعہ کو کیوں اسے یہ عمل بھول گیا لہذا اس کے عوض چار سو دینار کفارہ اس متوکل قاصد کو دیدے۔ آپ نے بسر و چشم اس حکم کی تعمیل کی۔ اور دربار امیر میں پہنچے

اور امیرِ بصرہ کو پیامِ نبوی کہہ سُنایا اس سے امیر کو کمال خوشی ہوئی اور وجدانی کیفیت اس پر طاری ہوگئی اس لئے کہ درود شریف کی مزاولت حضرت رسول اللہ کے دربار میں قبول کی گئی۔ اس پر امیر نے فرطِ خوشی سے دس ہزار درم مسکینوں میں تقسیم کرایا اور پاکباز قاصد کی خدمت میں چار سو دینار پیش کئے۔ اور عرض کی کہ جب کوئی حاجت آن پڑے تو آگاہ فرمایا کرو تاکہ اپنی خوش قسمتی پر ناز کروں کہ مجھ سے قاصد رسُول عربی صلعم کی کچھ خدمت ہوسکی۔ اور زندگی کی اعلےٰ ترین غایت میرے لئے بھی ہے ؎

انتقالِ والدین اور آپ کا چند درم میں فروخت ہونا

حضرت رابعہ جب ایام طفولیت کے زینہ کو طے فرما چکیں تو ان کے والدین نے قضا کی اور شہر بصرہ میں سخت قحط سالی ہوئی آپ کی بہنیں بھی متفرق ہوگئیں۔ آپ بھی کسی سمت کو جا رہی تھیں کہ کسی نے پکڑ کر چند درم میں مثل خادمہ کے فروخت کر ڈالا ؎

طاعتِ الٰہی اور دنیاوی پابندی سے آزادی

آپ اکثر رات کو مکان کی سنسان چھت پر جاتیں جس وقت دنیا کے لوگ غفلت کی متوالی نیند میں سوتے رہتے ہیں اور کہتیں "اے خدا! اس وقت طالب اپنے مقصود کو پاتا ہے مگر میں تن تنہا تیرے ساتھ ہوں" چنانچہ ایک مرتبہ حسب معمول آپ عبادت الٰہی میں مشغول تھیں اسی درمیان میں ان کا مالک بیدار ہوا کیا دیکھتا ہے کہ آپ مناجات میں باین الفاظ مستغرق ہیں "اے خدا۔ دل کا حال تجھ پر خوب روشن ہے کہ میری دلی تمنا صرف یہی ہے کہ تیری الٰہی فرمانبرداریں

یہ مستعار زندگی بسر ہو اور تیری اطاعت سے ہرگز متوحش نہ ہوں چونکہ میں ایک مخلوق کی کنیزک بنادی گئی ہوں۔ اس لئے تیری روح افزا حضوری میں دیر سے آتی ہوں۔ اے مولا!! مجھے کچھ بھی حسرت نہیں ہے صرف تیری رضا کی خواستگار ہوں۔ خواجہ نے جب آپ کو اس حالت میں پایا تو ان موثر الفاظ سے بیچین ہوگیا اور دوسرے دن صبح کو ان کے پاس آکر کہنے لگا کہ آپ کی برگزیدگی نے میرے قلب پر خاص اثر ڈالا ہے اس لئے آپ سے خدمت لینی درست نہیں اب آپ آزاد ہیں بلکہ آپ یہاں قیام فرمائیں گی تو ہم لوگ اپنی سعادت سمجھ کر آپ کی خدمت کریں گے۔ حضرت رابعہ نے آزادانہ زندگی بسر کرنی بہتر سمجھی اور خواجہ سے وداع ہوگئیں۔ اور بعد ازاں اپنی اوقات کو حضرت خواجہ حسنؒ بصری کی خدمت بابرکت میں صرف فرمانے لگیں۔

تذکرہ غوثیہ میں حضرت مولانا غوث علی شاہ صاحب قلندر رحمۃ اللہ علیہ پانی پتی کی زبانی حضرت رابعہ بصریؒ کے غلامی کے قصہ کو اس طرح روایت کیا گیا ہے

• حضرت رابعہ بصریؒ کو کسی شخص نے رنڈی کے ہاتھ فروخت کردیا۔ چونکہ آپ نہایت حسینہ و جمیلہ تھیں اس لئے زیور و لباس سے حسن خداداد کو جلا دیکر ان کو بالاخانہ پر بٹھادیا۔ مشتاقوں کا ہجوم ہونے لگا۔ مگر بوقت شب جس شخص کو نائکہ ان کے پاس بھیجتی اُس سے کہتیں کہ اول وضو کرکے دوگانہ پڑھلو جہاں دوگانہ پڑھا اور حضرت رابعہؒ نے ہمت باطنی مبذول کی پھر تو اُس شخص کی آنکھیں کھل جاتی تھیں اور صبح کو چپ چاپ چلا جاتا تھا۔

نازم بچشم خود کہ جمال تو دیدہ است | رفتم بپائے خود کہ بکویت رسیدہ است
ہر روز بوسہ نازنم ایں دست خویش را | گو دامنت گرفتہ بسویم کشیدہ است

سال بھر تک اسی طرح سے فیض جاری رہا۔ کہ جو شخص ایک شب اُن کے پاس رہا وہ پھر نہ آیا۔ نائکہ نے خیال کیا کہ یہ کیا بات ہے کہ جو شخص ایک دفعہ آتا ہے دوبارہ صورت نہیں دکھاتا۔ اس کے حسن وجمال اور ناز وادا اور صورت وسیرت میں کسی طرح کی کسر نہیں۔ لیکن ع

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ایک رات پوشیدہ ہو کر نائکہ نے تمام کیفیت دیکھ لی۔ صبح کو ان کے قدموں پر گر پڑی اور عرض کی کہ میرا قصور معاف کرو مجھ کو حال معلوم نہ تھا۔ آج سے میں نے آپ کو آزاد کیا۔ اُنہوں نے ارشاد فرمایا۔ کہ ارے احمق تو نے مجھ کو کیا آزاد کیا فیض برباد کیا۔ خیر مرضی خدا یہیں تک تھی +

ریاضت اور آہ وبکا

خدا والوں کی زندگی کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے خدا کی محبت حاصل کرنے کو طرح طرح کی ریاضتیں کی ہیں۔ کسی نے دنیا کی فانی حکومت پر لات ماردی۔ کسی نے جنگل اور پہاڑوں کے گپھوں کو اپنا مسکن بنایا۔ حضرت رابعہ کی ابتدائی زندگی بھی اس سے مستثنیٰ نہ تھی۔ آپ رات دن میں ہزار رکعتیں نماز نوافل پڑھتیں۔ سات سات دنوں تک آپ صرف پانی سے روزہ افطار کرتی تھیں۔ الغرض آپ نے بھی بڑے سخت سخت مجاہدہ کیا جس کا بالتفصیل بیان اس چھوٹے سے رسالہ میں طوالت سے خالی نہیں +

آپ کا زیادہ وقت گریہ وزاری میں گزرتا کسی نے پوچھا کہ بظاہر آپ کو کسی قسم کی بیماری نہیں پھر یہ آہ وبکا کیسا؟ آپ نے جواب دیا کہ میرے باطن کی تجھے کیا خبر۔ مجھے ایسی اندرونی بیماری ہے جس کا علاج حکیم وطبیب سے ممکن نہیں بلکہ اس کی دوا

صرف محبوب حقیقی ہی کے پاس ہے حضرت امیر خسرو علیہ الرحمتہ کا یہ شعر یہیں پر صادق آتا ہے ؎

از سر بالین من برخیز اے ناداں طبیب
درد مند عشق را دارو بجز دیدار نیست

ایک دفعہ کوئی بزرگ حضرت رابعہ بصری کی خدمت میں نکاح کی غرض سے تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ یہ بات مشہور ہے کہ طالب دنیا مخنث ہے اور طالب عقبیٰ مونث اور طالب مولا مذکر۔ اگر تم طالب دنیا ہو تو تم مخنث ہیں مونث۔ مخنث سے نکاح جائز نہیں۔ اگر تم طالب عقبیٰ ہو تو تم بھی مونث میں بھی مونث۔ عورت کا نکاح عورت سے نہیں ہو سکتا اگر تم طالب حق ہو تو تم بھی مذکر اور میں بھی بوجہ طلب شوق اور عشق حق مذکر ہوں۔ مرد کا نکاح مرد سے ناممکن ہے وہ یہ جواب سُن کر چلا گیا ؎

ہمت زن رامبیں انصاف دہ
ایں چنیں زن از ہزاراں مرد بہ

توکل و قناعت

حضرت رابعہ کے معتقدین بعض دولت مند لوگ بھی تھے مگر آپ ہمیشہ لاپرائی سے رہتی تھیں۔ دنیا سے بے لوثی اور بے نیازی تو گویا آپ کی گھٹی میں پڑی تھی ایک دفعہ بہت میلا کچیلا کپڑا آپ پہنے ہوئے تھیں حاضرین میں سے کسی نے عرض کی کہ حکم ہو تو نیا کپڑا پیش کیا جاوے آپ نے جواب دیا کہ ہر حال میں قناعت کرنی چاہیے۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ حضرت رابعہ کے یہاں دو مہمان آئے اس وقت صرف دو روٹیاں موجود تھیں اتفاقاً اس وقت ایک سائل نے سوال کیا اور آپ نے

دونوں روٹیاں اُسے دیدیں - تھوڑی دیر کے بعد ایک بیگم کی خادمہ نے اٹھارہ روٹیاں لاکر آپ کی خدمت میں نذر کیں - مگر یہ کہکر آپ نے واپس کر دیں کہ شاید تمہاری مخدومہ نے یہ مجھے نہیں بھیجیں - خادمہ پھر بیس روٹیاں لائی تب آپ نے نذر قبول فرمائی مہمانوں کو یہ دیکھکر حیرت ہوئی اور وجہ دریافت کی - آپ نے فرمایا میں نے خدا کے اس فرمان یعنے ایک بدلے وہ دس گُنا دیتا ہے پر بھروسا کر کے اسی کی راہ میں سائل کو روٹیاں دیدیں - کیونکہ دو روٹیاں آپ لوگوں کے لئے کافی نہ تھیں چونکہ میں جانتی تھی کہ آپ حضرات بھوکے ہیں اس لئے اس فرمان کے مطابق جب تک بیس روٹیاں پوری نہ ہولیں - میں نے ان کو واپس کر دیا ۔

حضرت مالک دینار راوی ہیں کہ وہ حضرت رابعہ سے ایک بار ملنے گئے کیا دیکھتے ہیں کہ پھٹا پرانا بوریہ کا بستر ہے - ایک اینٹ سے تکیہ کا مصرف لیتی ہیں اور ایک مٹی کا ٹوٹا ہوا بدھنا ہے - جس سے وضو کرتیں اور پانی پیتی ہیں - حضرت مالک نے اجازت چاہی تاکہ معقول انتظام ان چیزوں کا کرادیں - مگر آپ نے فرمایا کیا وہ دولت مند گروہ کا خدا ہے تو غریبوں کا نہیں ؟ وہی ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق دیتا ہے اور سب کے اندرونی حالات سے واقف ہے - میں خدا کی مرضی پر شاکر ہوں - حضرت بشر حافی فرماتے ہیں کہ درویشوں کے تین درجے ہیں ایک اس درجے کے فقیر ہیں کہ نہ خود مانگیں نہ دینے سے لیں یہ فقیر اعلےٰ علیین میں روحانیوں کے ساتھ ہونگے - دوسرے اس درجے کے فقیر ہیں کہ خود نہ مانگیں اگر کوئی دے تو لیلیں یہ فقیر مقربین کے ساتھ ہونگے - تیسرے وہ لوگ ہیں کہ مانگیں مگر بضرورت مانگیں - یہ فقیر اصحاب الیمین سے ہونگے ۔

حج اور کعبہ کا حضرت رابعہ کے استقبال کو جانا

آپ نے کئی حج کئے تھے اوّل بار مکہ معظمہ کے قریب پہنچنے پر با چشم پُر آب یوں کہا "اے خدا!! میرا دل ٹوٹا پھوٹا اور غم سے بھرا ہوا ہے اور بار بار خیال ہوتا ہے کہ کدہر جا رہی ہوں کیونکہ میں ایک مٹی کی مورت ہوں اور کعبہ پتھر کا ہے میں تو صرف تیرے مشاہدے کی شیدائی ہوں فوراً الہام ہوا کہ "اے رابعہ کیا تجھے موسیٰ کا واقعہ یاد نہیں کہ کوہ طور پر خدا کے انوار کی معمولی جھلک پڑی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ تو مجھے ان ظاہری آنکھوں سے دیکھنے کی تمنا نہ کر" اسی طور سے آپ مکہ معظمہ دوبارہ جا رہی تھیں قریب پہنچنے پر کیا دیکھتی ہیں کہ کعبہ آپ کے استقبال کو آ رہا ہے آپ اُس سے مخاطب ہو کر یوں گویا ہوئیں میں کعبہ لیکر کیا کرونگی مجھے رب البیت چاہئے۔ میں کعبہ کے صرف مشاہدے سے خوش نہیں ہو سکتی بلکہ جمال محبوب سے البتہ مسرور ہونگی ؎

حاجی عبث بطوف حرم سعی میکنی
باید شدن بصاحب ایں خانہ آشنا

روایت ہے کہ حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم رحمتہ اللہ علیہ چودہ سال کے عرصہ میں ہر قدم پر دو رکعت نماز نفل پڑھتے ہوئے داخل مکہ معظمہ ہوئے۔ وہاں کعبہ کو نہ پایا تو آپ کو خدشہ ہوا کہ شائد میری آنکھوں میں کسی قسم کا خلل واقعہ ہو گیا ہے۔ آپ ملہم ہوئے کہ تمہاری نگاہ میں نقص نہیں بلکہ کعبہ میری محبہ کے استقبال کو گیا ہوا ہے۔ جو کہ یہاں آ رہی ہے۔ حضرت ابراہیم کو اس واقفیت پر حیرت ہوئی۔ حضرت رابعہ کے شرف نیاز سے مشرف ہونے کے لئے چلے۔ اثنا راہ میں دیکھتے ہیں ایک ضعیفہ عشق کے خمار سے مخمور دنیا اور عقبےٰ سے آزاد اور ہستی خدا میں کھوئی ہوئی آ رہی ہے

اور کعبہ اپنی جگہ پر قائم ہے - حضرت ابراہیم نے کہا اے مریم صفت رابعہ تم نے عالم میں کیا شور مچا رکھا ہے - آپ نے جواب میں یہ کہا کہ تم نے ایک ہنگامہ برپا کر دیا کہ ہر قدم پر نماز ادا کرتے ہوئے آئے ہو - تم نے اپنی منزلوں کو نماز کے زور پر طے کیا ہے اور میں عجز و نیاز کے ساتھ بغرض لقائے محبوب پہنچی ہوں ے

نیست اکسیری بعالم بہتر از افتادگی قطرہ ناچیز گردد گوہر از افتادگی

رتبہ افتادگی ایں بس کہ شاہاں جا دہند سایہ بال ہما را بر سر افتادگی

کعبہ کا حضرت رابعہ کے استقبال کو جانا خلاف عقل تو ضرور معلوم ہوتا ہے مگر جن نفوس میں مذہبی احساس اور قدرت الٰہی کے اطوار ودیعت کئے گئے ہیں ان کے لئے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں اس لئے کہ وہ لوگ اسے خوب سمجھتے ہیں کہ انسان کی محدود عقل ہر ایک راز کو نہیں سمجھ سکتی - جن لوگوں نے اپنی تمناؤں اور خواہشوں کو رضائے الٰہی میں گم کر دیا ہے - اپنی ہستی غیر فانی زیست کے سپرد کر دی اور قوت ارادی محبت الٰہی میں سلب کر دی ہو ان میں ایسی غیر معمولی آسمانی کشش ظاہر ہونے لگتی ہے کہ تمام کائنات ان کے قبضہ و قدرت میں ہو جاتی ہیں ان کا ہر ایک فعل فعل الٰہی ہوتا ہے جیسا کہ کلام ربانی شاہد ہے وما تشاؤن الا ان یشاؤن رب العالمین (وہ لوگ کچھ نہیں چاہتے مگر چاہتے ہیں جو اللہ چاہتا ہے جو کہ تمام عالم کا رب ہے)

"ایک صوفی سے کسی نے پوچھا کہ کیسی گزرتی ہے بولے کہ آسمان میری ہی مرضی پر حرکت کرتا ہے - ستارے میرے ہی کہنے کے مطابق چلتے ہیں - زمین میرے ہی حکم سے دانے اگاتی ہے - بادل میرے ہی اشاروں پر برستے ہیں - سائل نے تعجب سے کہا یہ کیونکر؟ فرمایا کہ میری کوئی خواہش نہیں - بلکہ جو کچھ وقوع میں (خدا کی طرف سے) آتا ہے وہی میری خواہش ہے - اسی لئے جو کچھ ہوتا ہے میری ہی خواہش کے موافق ہوتا ہے"

کیا واقعہ جنگ بدر جس میں خود رسول خدا صلعم بہ نفس نفیس شریک تھے ایمان والوں کی تشفی کے لئے کافی نہیں کہ جب کفاروں کی افواج نبی کریم کے مقابل میں سختی سے حملہ آور ہوئی اور قریب تھا کہ اسلامی مجاہدین کو ہزیمت ہو اس پر آنحضرت نے چند کنکریاں کفاروں کی طرف پھینکدیں جس سے کفار پسپا ہو کر مغلوب ہو گئے چند کنکریاں سے جرار لشکریوں کا مفتوح ہو جانا درحقیقت خدائی ارادے سے تھا جیسا کہ قرآن مجید میں درج ہے "وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی" یعنے تم نے کنکریاں نہیں پھینکی تھیں بلکہ ان کو اللہ ہی نے پھینکا تھا۔ اسی طور پر کعبہ کا ظاہری یا روحانی طور سے استقبال کو جانا قدرت ربانی سے تھا اس لئے کوئی حیرت انگیز بات نہیں +

تقویٰ

آپ کے یہاں کئی دنوں سے کھانا نہیں پکا تھا کئی دن کے بعد جب کچھ ملا تو خادمہ کھانا پکانے لگی۔ پیاز کی حاجت ہوئی اس نے اجازت چاہی کہ اگر حکم ہو تو کسی پڑوسی سے مانگ کر لے آؤں۔ آپ نے فرمایا کہ زمانہ ہو گیا کہ عہد کیا ہے کہ کسی سے کچھ نہ مانگوں گی بلکہ خدا سے بھی نہیں مگر سوائے اُس کی رضا کے۔ آپ گفتگو ہی فرما رہی تھیں کہ اس درمیان میں ایک پرندہ چند پیاز کی گٹھیاں اپنے چنگل میں لے آیا اور وہاں پر ڈال دیں۔ حضرت مخدومہ نے ارشاد کیا کہ میں شیطان کے دام تزویر سے غافل نہیں ہوں اور پیاز کی گٹھیوں کو وہیں چھوڑ دیا اور صرف رکھی روٹی تناول فرمائی +

مغلوب الحالی

ایکمرتبہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے جو سیدہ رابعہ کے مرشد تھے فرمایا کہ کسی سے نکاح کرڈالو۔ آپ نے کہا نکاح ایسے شخص کے لئے ضروری ہے جو کہ اپنی ہستی او وجود رکھتا ہو اس لئے میں ذی اختیار نہیں ہوں بلکہ خدا کی مملوکہ ہوں۔ اس میرے متعلق گفتگو کرنی چاہیئے +

ایک طالب نے عرض کی کہ کیا آپ ابلیس سے عداوت رکھتی ہیں؟ فرمایا "خدا کی محبت سے فراغت کہاں کہ کسی سے موانست کروں یا کسی سے عداوت" ؎

شد است سینہ ظہوری پر از محبت یار
برائے کینہ اغیار در دلم جا نیست

ایک بار خادمہ نے عرض کی کہ موسم بہار آگیا باہر تشریف فرما ہو کر صنعت کا مشاہدہ کیجئے۔ فرمایا حجرہ کے اندر چلی آتا کہ تو صانع کا مشاہدہ کرے مجھے صانع کی حضوری سے ایک لمحہ بھی مہلت نہیں کہ صنعت کی جانب مائل ہوں۔ اللہ! اللہ!! کیسی حضوری ہے۔ آفتاب کی تابانی اور چکاچوند کرنے والی روشنی کے آگے چراغ ماند ہے۔ محبت الٰہی کی مجذوبہ جلوہ صانع اپنی ہی ذات میں دیکھ رہی ہے۔ اپنی ذات سے علیحدہ کیا رکھا ہے؟ آپ ہی محبت ہے۔ تو آپ ہی محبوب اور حبیب۔ آپ ہی شمع کی تجلّی ہے تو خود ہی پروانہ۔ اس عالم میں من و تو کے بکھیڑے سے بے نیاز خدا کی شیدائی ہے۔ حضرت امیر المومنین جناب علی علیہ السلام نے حضرت امام حسن علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو تعلیم دی۔ "اے فرزند! تیرا فکر تیرے لئے کافی ہے۔ تیرا درد اور تیری دوا تجھی میں ہے۔ کوئی چیز تجھسے باہر نہیں تو ام الکتاب ہے گو تیرا جسم چھوٹا سا ہے مگر اس کے اندر بڑا عالم ہے +

ارباب محبت

حضرت حسن بصری۔ حضرت شقیق بلخی۔ حضرت مالک دینار رحمۃ اللہ علیہم۔ حضرت مخدومہ کے پاس آئے اور محبت وصداقت پر گفتگو ہونے لگی۔ حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ وہ اپنے دعویٰ میں سچا نہیں جو تکلیف پر صبر نہ کرے۔ حضرت شقیق نے کہا کہ وہ عشق کے راستہ کے قابل نہیں جو تکلیف پر شکر نہ کرے۔ حضرت مالک بولے کہ جو شخص دوست کی دی ہوئی تکلیف پر لذت نہ پاوے اس کا دعویٰ محبت صحیح نہیں۔ حضرت مخدومہ نے فرمایا جو شخص محبوب کے مشاہدے میں درد کو بھول نہ جاوے اسے محبت کا دعویٰ کرنا روا نہیں +

حضرت سفیان ثوری اور حضرت عبدالواحد عامر حضرت رابعہ کی عیادت کو گئے۔ آپ ان بزرگوں کی طرف مخاطب ہوئیں اور کہا کچھ کہو۔ حضرت سفیان نے کہا کہ کچھ دعا کیجئے تاکہ خدا آپ پر مرض کی تکلیف آسان کرے۔ حضرت سیدہ نے برجستہ جواب دیا "کیا آپ کو یہ معلوم نہیں کہ یہ بیماری محبوب کی طرف سے آئی ہے" ایسی حالت میں اُس کے رفع ہونے کی درخواست کرنی مسلک رضا کے خلاف ہے ؎

درد از یار است درماں نیز ہم
دل فدائے او شد و جاں نیز ہم

سچ ہے محب محبوب کی مرضی کے خلاف ارادہ تک نہیں کرتا اور نہ اپنے مقصد اعظم کے سوا کسی اور طرف مائل ہوتا ہے۔ یہاں پر ایک بزرگ کا واقعہ درج کرنا خالی از دلچسپی نہیں۔ یحییٰ ابن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "ایک رات میں نے حضرت بایزید بسطامی نور اللہ مرقدہٗ کو دیکھا عشا کی نماز کے بعد صبح تک نہایت

انہماک کے ساتھ عبادت میں مشغول رہے اور یوں مناجات کی" خدایا ایک گروہ نے تجھے طلب کیا اُسے تو نے یہ کرامتیں عنایت فرمائیں کہ وہ لوگ پانی پر چلے اور ہوا پر اُڑے اور میں ان باتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ایک گروہ کو تو نے زمین کے خزانے مرحمت کئے اور ایک گروہ کو تو نے یہ کرامت عطا کی کہ وہ لوگ رات بھر میں بہت سی مسافت طے کر جاتے تھے وہ لوگ ان کرامتوں سے خوش ہوئے ہیں مگر میں ان سب باتوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ بعدہٗ پھر کر مجھ سے فرمایا۔ اے یحییٰ!! تم یہاں ہو۔ میں نے کہا ہاں سیّدی! فرمایا جو حال تجھ سے کہنے کے لائق ہے وہ کہتا ہوں۔ حق تعالیٰ نے مجھے ملکوت اعلیٰ اور عرش و کرسی اور آسمانوں میں پھرایا اور ارشاد کیا کہ ان سب چیزوں سے جو تو چاہے طلب کر تاکہ تجھے میں عنایت کروں میں نے عرض کیا میں کچھ نہیں چاہتا ارشاد ہوا حق ہے تو میرا ہی خاص بندہ ہے"

اقوال

کوشش کر کے دل کو بیدار کر و اور جب دل بیدار ہو گیا پھر محبوب کی طلب باقی نہیں رہتی یعنی بیدار دل وہ ہے جو خدا میں کھو دیا جائے اور جو اس غیر فانی ذات میں کھو یا گیا وہی فانی فی اللہ ہے۔

(۲) ایک شخص کو آپ نے دیکھا کہ پیشانی پر پٹی باندھے ہوئے ہے۔ آپ نے وجہ دریافت فرمائی معلوم ہوا کہ وہ دردِ سر میں مبتلا ہے۔ اُس سے پوچھا کہ تیری عمر کیا ہے۔ اُس نے کہا تیس سال۔ پھر پوچھا تیس سال میں کبھی تجھے دردِ سر ہوا۔ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے اتنے عرصہ میں شکریہ کی پٹی نہ باندھی۔ ایک روز میں شکایت کی پٹی باندھتا ہے۔

(۳) اگر راحت میں شاکر ہو تو تکلیف کے وقت بھی صبر و رضا سے کام لو۔

(۴) کسی نے پوچھا آپ کہاں سے آئی ہیں؟ فرمایا عالم ارواح سے - کہاں جائینگی؟
فرمایا اُس عالم میں یعنے جہاں سے آئی ہوں وہیں واپس جارہی ہوں - اس عالم میں
کیا کرتی ہیں؟ فرمایا - غم کرتی ہوں - آہ - دنیا غم ہی کی جگہ ہے - کیا روزمرہ کے
تجربے نہیں بتارہے ہیں کہ دنیا سے خوشی بہت ہی دور ہے - اگر ایک غریب اور فاقہ کش
اپنے دکھ سے کُڑھتا ہے تو قصر سلطانی میں بھی سُکھ اور اطمینان دل میسر نہیں - ایک
بیکس کو بیکسی کا صدمہ ہے تو بادشاہ کو تمام ممالک کی ہوس پریشان کرتی ہے - اگر پروانے
کو شمع کے لئے تڑپ ہے تو بلبل کو موسم بہار کے پھولوں کے لئے - اگر دنیا داروں
کے دل و دماغ میں ارمانوں اور تمناؤں کی آگ لگی ہوئی ہے تو با خدا کو اپنی حقیقت
اور اصلی مرکز سے جدا ہونے کا رونا ہے - خوش ہیں وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں مر مٹ
چکے - ان کا مبارک غم بھی ابدی مسرت کا دروازہ ہے - دارین میں بشارت ایسی
ہی پاک ہستیوں کے لئے ہے - الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم
یحزنون لھم البشرہ فی الحیوٰۃ الدنیا والاخرہ ○

(۵) پانی پر چلنا اور ہوا میں اُڑنا بزرگی اور خدائی قربت کی دلیل نہیں چھوٹی
سے چھوٹی مچھلیاں پانی پر چلتی ہیں چھوٹی سے چھوٹی مکھی ہوا میں اُڑتی ہے (آجکل
ہمارے زمانہ میں بھی یورپ کی مادہ پرست قومیں پانی پر چلتی اور ہوا میں اڑتی ہیں) +

(۶) بصرہ کے ایک ذی علم شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دنیا
کی برائی بیان کرنے لگے - آپ نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے تمہیں دنیا کی محبت نہیں
چھوڑتی اگر تم میں دنیا کی محبت نہ ہوتی تو اس کثرت سے اس کا ذکر نہ کرتے جب دنیا سے
بیزار ہو کر دل مستغنی اور لاپرواہ ہو گیا تو دنیا کی برائی اور بھلائی کا تذکرہ بھی ختم
ہو جاتا ہے +

(۷) ایک دفعہ آپ علیل ہوئیں حاضرین نے سبب دریافت کیا فرمایا

آج مجھے جنت کی خواہش ہوئی میرا محبوب مجھ پر ناراض ہوا کہ تو نے میرے سوا کسی اور چیز کی تمنا کیوں کی؟ اس علالت کا باعث صرف ناراضی محبوب ہے، اور کچھ نہیں۔

قرآنی بول چال

حضرت رابعہ بصری رح ایک بڑی ممتاز اور عارفہ گذری ہیں۔ نہایت ذی علم تھیں ان کی بابت مشہور ہے کہ انہوں نے درجۂ کمال پانے کے بعد پھر کوئی کلمہ اپنی زبان سے بجز آیات قرآنی نہ نکالا۔ بوقت ضرورت ہر سوال کے جواب میں آیاتِ قرآنی پڑھتی تھیں۔ اور لوگ اشارتاً سمجھ جاتے تھے۔ چونکہ باکمال تھیں۔ اس لئے مناسب موقع تلاش کر لیتی تھیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد عبداللہ بن مبارک رح سے روایت ہے کہ وہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ جاتے ہوئے راہ میں رابعہ بصریؒ سے ملے۔ آپ میدان میں تنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس وقت جو گفتگو ہوئی وہ نہایت دلچسپ و عجیب و غریب تھی۔ ہم اُسے ناظرین کے فائدے کے لئے درج کرتے ہیں:۔

عبد اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

رابعہ بصری۔ سلام قولا من رب رحیم (سلام قول ہے پروردگار مہربان کی جانب سے)

عبد اللہ۔ خدا تم پر رحمت نازل کرے۔ یہاں کیا کر رہی ہو؟

رابعہ بصری۔ ومن یضلله فلا ھادی لہ (جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کو راہ بتانے والا کوئی نہیں)

عبد اللہ (دل میں سمجھے کہ راہ بھول گئی ہیں اور) کہا کہاں جاتی ہو؟

رابعہ بصری۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصےٰ (پاک ہے وہ اللہ جو لے گیا اپنے بندے کو

مسجد حرام (کعبہ شریف) سے مسجد اقصےٰ (بیت المقدس) کی طرف ✢

عبد اللہ (سمجھے حج سے فراغت کر کے بیت المقدس جاتی ہیں اور) پوچھا کب سے تم اس مقام پر پڑی ہو؟

رابعہ بصری - ثلاث لیالٍ سویاً (تین راتیں پوری) یعنی تین دن سے ✢

عبد اللہ - تمہارے پاس کھانے کو تو ہے نہیں - آخر تم نے بسر کیونکر کی؟

رابعہ بصری - ھو یطعمنی ویسقین (وہی مجھے کھلاتا اور وہی مجھے پلاتا ہے ✢

عبد اللہ - تم وضو کس چیز سے کرتی تھیں؟

رابعہ بصری - فلم تجدوا ماءً فتیمموا صعیداً طیباً (اور اگر نہ پاؤ تم پانی تو تیمم کرو پاک مٹی سے) ✢

عبد اللہ - میرے پاس کھانا ہے کھاؤ گی؟

رابعہ بصری - ثم اتموا الصیام الی اللیل (پھر تمام کرو تم روزہ کو رات تک) ✢

عبد اللہ - یہ رمضان کا مہینہ تو نہیں ہے؟

رابعہ بصری - فمن تطوع خیراً فان اللہ شاکر علیم (اور جو بطور نفل نیک کام کرے تو اللہ تعالیٰ قبول کرنے والا جاننے والا ہے) ✢

عبد اللہ - لیکن سفر میں تو روزہ نہ رکھنا مباح ہے؟

رابعہ بصری - وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون (اور اگر روزہ رکھو تم تو تمہارے حق میں بہتر ہے - اگر تم جانتے ہو) ✢

عبد اللہ نے اِن کی قرآن خوانی سے تنگ آکر کہا جس طرح میں تم سے باتیں اسی طرح آزادی سے تم مجھ سے باتیں کیوں نہیں کرتیں؟

رابعہ بصری۔ مایلفظ من قول الالدیہ رقیب عتید (نہیں منہ سے نکلتی ہے کوئی بات مگر یہ کہ اُس پر ایک جاسوس متعین ہے)۔

عبد اللہ نے پوچھا کہ تم کس قبیلے کی عورت ہو؟

رابعہ بصری۔ ولاتقف مالیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفواد کل اولئٓک کان عنہ مسئولا (اور نہ واقف ہو تو اُس چیز سے جس کا تجھے علم نہیں ہے۔ بیشک کان اور آنکھ اور دل سب سے باز پرس ہوگی)۔

عبد اللہ نے کہا مجھ سے خطا ہوئی معاف کرو؟

رابعہ بصری۔ لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم (نہیں تم پر سرزنش آج۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کرے)۔

عبد اللہ۔ میں اپنی اونٹنی پر بٹھا کے لے چلوں۔ چلوگی؟

رابعہ بصری۔ وما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ (اور جو نیکی کا کام تم کرو۔ اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے)۔

عبد اللہ نے اپنی اونٹنی بٹھائی۔ اور کہا۔ آؤ!

رابعہ بصری۔ قل للمومنین یغضوا من ابصارھم (کہہ تو مومنین سے کہ اپنی آنکھیں بند کریں۔

عبد اللہ نے اپنی آنکھیں بند کیں اور کہا سوار ہو جاؤ!

رابعہ بصری نے جیسے سوار ہونے کا قصد کیا۔ اونٹنی بھڑکی اور ان کی چادر پھٹ گئی۔ اپنی چادر کو پھٹتے دیکھ کر بولیں وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم (اور جو تم کو جو مصیبت پہنچی وہ خود تمہارے ہاتھوں سے ہے)۔

عبد اللہ نے کہا۔ اچھا تم ذرا ٹھہر جاؤ۔ میں اپنی اونٹنی کو باندھ دوں۔ جب تم سوار ہو تو

رابعہ بصری۔ ففہمنا سلیمان (پس سمجھایا ہم نے سلیمان کو)۔

عبداللہؒ نے اونٹنی کو باندھکر کہا۔ اب سوار ہو۔

رابعہ بصری۔ سوار ہوئیں اور اونٹنی کی پیٹھ پر بیٹھ کر کہا سبحٰن الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون (پاک ہے وہ اللہ جس نے اس کو ہمارا مطیع کیا اور ہم اس کی صلاحیت نہ رکھتے تھے۔ اور البتہ ہم اپنے پروردگار کی طرف توجہ کرنے والے ہیں) *

عبداللہؒ نے اپنی اونٹنی کی مہار اپنے ہاتھ میں لی۔ اور شور مچاتا ہوا چلا *

رابعہ بصری۔ واقصد فی مشیک واغضض من صوتک (نرمی کرو اپنی چال میں اور پست کرو اپنی آواز کو) *

عبداللہ یہ سُنکر آہستہ آہستہ چلنے لگے۔ اور چلانے کی جگہ دھیمی آواز سے بطور ترنم کچھ اشعار پڑھنے لگے *

رابعہ بصری۔ فاقرؤا ما تیسر من القرآن (پڑھو جس قدر توفیق ہو قرآن شریف سے) *

عبداللہؒ نے کہا اللہ تعالیٰ نے تم میں بہت سی نیکیاں پیدا کی ہیں *

رابعہ بصری۔ وما یذکر الا اولوا الالباب (اور نہیں سمجھتے مگر صاحبان عقل) *

عبداللہؒ نے تھوڑی دیر چلکر دریافت کیا کہ تمہارے شوہر بھی ہیں؟

رابعہ بصری۔ یا ایھا الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم (اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو نہ سوال کرو اُن چیزوں سے اگر ظاہر ہو جائیں تو تم کو بُری معلوم ہوں) *

ایک مناجات

ایک موقع پر آپ نے خاص مناجات کی جو کہ ذیل میں درج ہے۔ اس کے مزے سے وہی لوگ واقف ہو سکتے ہیں جو اہل دل ہیں:۔

"میرے حقیقی محبوب! اگر کل تو مجھے جہنم میں بھیجے گا تو میں تیرا اسرار ظاہر کر دوں گی اس پر جہنم ہزار برس پناہ لے گی۔ جو کچھ تو نے دنیاوی حصہ میرے لئے رکھا ہے اپنے مخالفین کو دے۔ اور جو حصہ آخرت کا میرے لئے ہے وہ اپنے محبوں کو دے میرے دل کی عین خواہش اور آرزو ہے اگر میں تیری اطاعت دوزخ کے خوف سے کروں تو مجھے بڑے جہنم میں ڈالدے اور اگر جنت کے لئے تیری پرستش کروں تو مجھ کو جنت سے محروم رکھ اور اگر صرف تیرے ہی واسطے تیرے احکام کی پیروی کروں تو اپنے جمال سے مسرور کر۔ مجھے تو صرف تیری ہی آرزو ہے۔ آئندہ تو غیور محبوب ہے جو چاہے سو کر میں راضی برضا ہوں"۔

کرامات

میں کسی بزرگ کے تقدس اور برگزیدگی کیلئے کرامات ضروری نہیں سمجھتی۔ بلکہ بزرگ کے اعمال تعلیمات اور عادات سے باخدا ہونے کی دلیل پیش کیجا سکتی ہے۔ خود حضرت رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہما نے فرمایا ہے "پانی پر چلنا اور ہوا میں اُڑنا بزرگی اور قربت ربانی کی دلیل نہیں"۔ یعنی کرامت[1] وخرق عادات معیار ولایت نہیں۔ مگر

---

[1] اس عاجزہ کے خیالات کی تائید مولانا مولوی عبد الرحیم صاحب اسسٹنٹ اڈیٹر دکیل امرتسر کے اُس تحریر سے ہوتی ہے۔ جو انہوں نے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی مختصر سوانح عمری میں بعنوان "کرامات تذکرہ میں نہ ہونے کی وجوہ" پر لکھی ہیں۔ تعلیم یافتہ

خرق عادات کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ بزرگوں کی کرامات کے متعلق معتبر لوگوں کی ایسی شہادتیں موجود ہیں جنہیں عقل سلیم کو بغیر تسلیم کئے مفر نہیں۔ ریاضت شاقہ کے بعد ضرور ایسی قوت انسان میں پیدا ہو جاتی ہے جو انسانی فطرت کی عام سطح سے بالا اور بلند ہے ایک حد تک اوپر میں تصریح کر چکی ہوں کہ جن پاک نفوس نے اپنی قوت ارادی اور ہستی خدائے قدیر میں جذب کر دی ہوان سے غیر معمولی واقعات کا ظہور میں آنا ناممکنات سے نہیں۔ اس لئے کہ جذبات کی حکومت ان پر نہیں رہتی ان کا ارادہ فنا ہو جاتا ہے ان کا ہر ایک قول و فعل نہ اپنے لئے بلکہ خدا کے لئے ہوتا ہے غرض ان کے کل افعال خدا کی مرضی سے ظہور میں آتے ہیں۔ حدیث قدسی میں وارد ہے "خدا جس بندہ سے محبت کرتا ہے اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے جس سے وہ پکڑتا ہے اس کی زبان زبان حق ہو جاتی ہے جس سے وہ بولتا ہے"۔ اس سے معلوم ہوا

بقیہ نوٹ۔ طبقہ کے سامنے مولانا نے درحقیقت ایسی باتیں پیش کی ہیں۔ جس کو کہ سمجھے ہوئے دماغ کو تسلیم کرنے میں ذرہ بھی عذر نہیں۔ مولانا کے خیالات انہیں کے الفاظ میں درج کرتی ہوں "خارق عادت کی بحث اس قدر دقیق غامض اور پیچیدہ ہے کہ کسی شخص سے بظاہر خارق عادت کا سرزد ہونا ہر گز اس کی کرامت اور ولایت پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ دقت مبحث اور غموض حقیقت کی وجہ سے یہ مسئلہ ہمیشہ چوٹی کا معرکۃ الآرا مسئلہ رہا ہے جس کا نتیجہ بڑے بڑے عقلمندوں کے منکر خوارق یا منکر کرامت ہونے کی صورت میں ظاہر ہوا ہے اور اس لئے کسی شخص کی ولایت ثابت کرنے کے لئے خارق عادت کے ظہور سے استدلال کرنا فضول ہے (۲) بڑے بڑے ارباب طریقت اور شیخ امام صاحب نے اپنے مکتوبات میں تصریح فرمائی ہے کہ خارق عادات کا معرض ظہور میں آنا کرامت ہے اور ولایت کی دلیل نہیں۔ خواجہ عبداللہ انصاری جو بہت بڑے بزرگ صوفی اور تین لاکھ حدیث کے حافظ تھے فرماتے ہیں "اگر بروئے دریا روی خسے باشی و اگر برہوا پری مگسے باشی دل بدست آر تا کسے باشی"

کہ خرق عادات خدا ہی کی مرضی کے تحت میں ظاہر ہوتے ہیں یہ دوسری بات ہے کہ صرف غیر معمولی واقعات سے ولایت کا استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت رابعہ کی طرف سے بھی بہت سی کرامتیں منسوب ہیں ایک دو کا بیان عام دلچسپی کے خیال سے بے محل نہ سمجھا جاوے گا۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ حج کے لئے روانہ ہوئیں اور اپنا اسباب گدھے پر لاد رکھا تھا اثنا راہ میں گدھا مر گیا جس قافلہ کے ساتھ آپ جا رہی تھیں قافلہ والوں نے اصرار کیا کہ وہ سب آپ کا اسباب ساتھ لے چلیں مگر آپ نے قبول نہ فرمایا اور قافلہ روانہ ہو گیا آپ تنہا رہ گئیں اور عرض کی اے خدا! میں تیرے گھر کی راہ میں جا رہی ہوں اور تو نے عاجز اور غریب عورت کا گدھا مار ڈالا اور بیابان میں مجھے اکیلا چھوڑ دیا اثناء مناجات میں وہ گدھا اُٹھ کھڑا ہوا آپ اسباب لاد کر بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئیں +

بقیہ نوٹ۔ اگر تو دریا پر بغیر کشتی کے چل سکتا تو تیری وقعت ایک خس سے بڑھکر نہیں اور اگر تو ہوا میں بھی پرواز کر سکتا ہے تو ایک مکھی سے زیادہ عظمت تو نہیں حاصل کر سکا دل کو قابو میں لا کہ تو آدمی بن جائے "دل کو قابو میں لانا" ایک پر معنی حقیقت ہے جس کی کسی قدر تفصیل احیاء علوم کے کتاب القلب کے مضامین دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے اور یہ وجہ ہے کہ سعدی علیہ الرحمۃ اپنی تصانیف میں عارفان طریقت کو صاحب دل کے لفظ سے تعبیر فرماتے ہیں۔ امام صاحب نے مکتوبات شریف میں کئی موقعوں پر نہایت زور کے ساتھ اس مضمون کو بیان فرمایا ہے چنانچہ ایک موقعہ پر لکھتے ہیں "حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو بالاجماع انبیاء کے بعد سب لوگوں سے افضل ہیں اور اولیاء امت سے کہیں بڑھکر مرتبہ رکھتے ہیں ان سے بہت کم خارق عادات منقول ہیں تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ جن اولیاء سے بکثرت خرق عادات سے ہونا منقول ہے وہ صدیق اکبر سے افضل ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں اصل بات یہ ہے کہ خارق عادات کا ظہور ثبوت ولایت یا افضلیت کا معیار نہیں (۳) حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مشہور محققانہ رسائل القسطاس المستقیم میں ایک نہایت واضح مثال بیان کر کے اس

شانِ عظمت

کہاں سے نورانی الفاظ لاؤں جن سے آپ کی عظمت اور جلالت کا اظہار ہو؟ اے مریم صفت خاتون! الفاظ محدود ہیں اور تو غیر محدود ذات میں جذب ہے۔ تیری مدح زبان سے ممکن نہیں۔ تیری اعلےٰ صفات پر طبقۂ نسواں کو جس قدر ناز ہو بیجا نہیں۔ صرف میری ہی قلم تیری مدح سرائی میں مجبور نہیں بلکہ فاضل سے فاضل کا قلم گنگ ہے۔ اے مخدومہ! تو ویسی ہی برگزیدہ اور مقبول ہے کہ حضرت حسن بصری ایسے باخدا بزرگ وعظ نہ فرماتے جب تک تو مجلس میں موجود نہ ہوتی۔ تو وہی اعلیٰ شان رکھتی ہے کہ بڑے بڑے اولیاء اللہ تیری کیمیا اثر صحبت سے مستفید و مستفیض ہوتے تھے۔ حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم جیسے عارف حق تیری زیارت کو باعث فخر سمجھتے تھے۔ اے مطہرہ

بقیہ نوٹ۔ دقیق مسئلہ کو اس طرح حل فرمایا ہے "ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ میں حافظ قرآن ہوں اس کے ثبوت میں وہ یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ لاٹھی کو سانپ بناتا ہوں۔ چنانچہ وہ تمہاری آنکھوں کے سامنے یہ عجیب و غریب فعل دکھاتا ہے لیکن دوسرا ایک شخص ہے جو اس قسم کا کوئی کرشمہ نہیں دکھا سکتا اور نہ ایسے کرشموں کے دکھانے کا مدعی ہے وہ اپنے حافظ قرآن ہونے کا اس طرح ثبوت دیتا ہے کہ قرآن کو اول سے آخر تک نوک زبان سُنا دیتا ہے بھلا بتائیے تو تم کو کس شخص کے حافظ قرآن ہونے پر زیادہ اعتبار ہوگا اور کس شخص کو تم سچے دل سے حافظ کہو گے۔ اسی طرح سے طبیب ہونے کا سب سے زیادہ ثبوت یہی ہے کہ اس کے علاج سے مریضوں کو شفا حاصل ہو اور تشخیص امراض کا طبی اصول کے مطابق بیان کر سکے۔ پھر آگے چل کر امام صاحب (حضرت غزالی) اس بحث کی تکمیل اس طرح فرماتے ہیں۔ جس طرح حافظ قرآن ہونے اور لاٹھی کا سانپ بنانے میں کچھ بھی مناسبت نہیں اسی طرح نبوت یا ولایت اور خارق عادات میں بھی لازم و ملزوم ہونے کا کوئی علاقہ نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جس وصف کا اثبات کسی شخص میں مطلوب ہو پہلے اس وصف کی حقیقت اور مفہوم کو

محبت سبحانی! تیری توجہ باطنی سے ہزار ہا مردہ قلوب زندہ ہو چکے ہیں تیری نورانی زندگی کی روشنی چھن چھن کر تاریک دلوں کو منور کر چکی ہے۔ اے شمع بزم عارفیں! ہزار ہا دن رات گذر گئے۔ آسمان و زمین کچھ کے کچھ ہو گئے۔ سلطنتیں زیر و زبر ہو گئیں۔ مذاہب او ر ادیان میں اختلاف عظیم ہو گیا۔ مگر تیری پاک روشنی میں وہی کشش ہے کہ پروانوں کی صدہا ٹولیاں

بقیہ نوٹ۔ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے اور جب وہ مفہوم اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جاے اسوقت یہ معلوم کرنا دشوار نہیں کہ کون اس وصف سے بہرہ ور ہے۔ اور کس میں یہ وصف پایا نہیں جاتا پہلے طب کا مفہوم یاد کر لو اور پھر تمہیں خود بخود معلوم ہو سکتا ہے۔ فلاں شخص طبیب ہے یا نہیں؟ یہ کچھ ضرور نہیں کہ جو شخص لاٹھی کو سانپ بنا سکتا ہے وہ حافظ قرآن اور طبیب بھی ہو (مسمریزم کی حیرت انگیز کرشموں نے آجکل اور بھی اس مسئلہ پر روشنی ڈالدی ہے) اسی طرح نبوت یا ولایت کا صحیح مفہوم معلوم کرنیکی کوشش کرو اور تمہیں فوراً معلوم ہو جائیگا کہ کون نبی یا ولی صادق ہے اور کون مدعی کاذب ہے قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو اسی اصول کے مطابق ثابت کیا گیا ہے یہ ایک طویل الذیل مضمون ہے جس پر مفصل بحث کرنیکی اس مختصر رسالہ میں کسی طرح گنجائش نہیں ایک ہی آیت لکھکر ختم کرتی ہوں وقالوا لولا انزل علیه ایات من ربه قل انما الایات عند الله وانما انا نذیر مبین ۝ اولم یکفهم انا انزلنا الیک الکتاب (مخالف لوگ کہتے ہیں کہ محمد خارق عادات کا کیوں نہیں اظہار کرتا (لفظی معنی۔ اس پر خدا کی نشانیاں کیوں نہیں نازل ہوتیں) تو کہدے کہ خارق عادت کا ظہور خدا کے اختیار میں ہے اور میں تو صرف کھلے طور پر ڈرانے والا ہوں کیا وہ کتاب جو ہم نے نازل کی ہے ان کیلئے تمہاری نبوت کا زبردست ثبوت نہیں) نبوت کے مفہوم پر غور کریں اور انبیاء کی طرز تعلیم پیش نظر رکھیں خود فیصلہ کریں کہ قرآن کی معنے خیز اور موثر تعلیم ایک کذاب مفتری کے منہ سے صادر ہونا ممکن نہیں ہے؟ آپ (حضرت مجدد علیہ الرحمتہ) کی تصنیفات اور آپ کی تعلیمات کو اگر غور و امعان سے مطالعہ کیا جائے تو ایک مبصر کی نقاد نظروں میں آپکی ولایت اور ہادی طریق ہونیکا سب سے زیادہ زبردست ثبوت ہے۔ ۝ آفتاب آمد دلیل آفتاب + گر دلیلے بایدت از وے رو متاب ۱۲ (مسز حسامی)

اب بھی گشتہ رجاوید ہو رہی ہیں۔ اے مواحدانہ تعلیم کی تصویر! تیری غیر فانی عظمت ایک عظیم الشان طبقہ بنی نوع انسان نے مانا ہے۔ تیری صدائے عرفان آج بھی مشرق سے مغرب تک گونج رہی ہے۔ اگر تیری پریمی نے حضرت عطار کی کتاب میں بسی ہے تو مغربی تالیفات و تصنیفات میں جاری و ساری ہو کر تاباں ہے۔ اے گلستان تصوف کی غیر فانی گل!! تیری بھینی بھینی لایزالی خوشبو نے اقلیم قلوب کو اس بے ثبات دنیا کے جھگڑے اور کثرت غیریت کے بکھیڑے سے بے نیاز بنا کر ربانی محبت میں بیخود اور وارفتہ بنا دیا۔ اس چمنستان لاہوتی کے لہلہاتے ہوئے سبزہ زاروں کو روح ڈھونڈھتی ہے۔ دل شیدائی ہے۔ اے خدا کی مقبولہ!! آ اور مژدہ دلوں کو پیام الست سنا تاکہ تیری عمل زندگی پر قدم با قدم چلیں کیا ہمیں تیری پُر حقیقت آواز نہیں سُنائی دیتی ہے کہ دنیا ہیچ ہے۔ جو آج ہیں وہ کل نہ ہونگے اور جو کل تھے آج نہیں۔ لاریب دنیا ہیچ ہے۔ صرف حضرت رابعہ رحمۃ اللہ علیہا ہی نے دنیا کی آلودگیوں کو بُری نگاہ سے نہیں دیکھا اور انکی مذمت کی ہے بلکہ کل اہل اللہ کا یہی دستور العمل رہا ہے ؎

نہ تنہا من دریں مے خانہ مستم
جنید و شبلی و عطار شد مست

جن مؤثر الفاظ میں انبیاء اور اولیاء علیہم السلام نے دنیا کی بے ثباتی ظاہر فرمائی ہے اُن اقوال کے کچھ اقتباسات ذیل میں درج ہیں چنانچہ حضرت نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "حق تعالیٰ نے ایسی کوئی چیز پیدا نہیں کی جو اس کے نزدیک دنیا سے زیادہ دشمن ہو جب سے دنیا کو پیدا کیا اسکی طرف دیکھا بھی نہیں دنیا اجڑوں کا گھر مفلسوں کا مال ہے اِسے وہ شخص جمع کرتا ہے جسے عقل نہ ہو اس کی طلب میں وہ شخص عداوت کرتا ہے جو بے علم ہو اُس پر وہ حسد کرتا ہے جو بے فقہ ہو

اُسے طلب وہ کرتا ہے جو بے یقین ہو"۔

حضرت عیسٰی علیہ السّلام فرماتے ہیں "دنیا اور آخرت ایک دوسرے کی ضد ہے جتنا اس ایک کو تم خوش کرو گے اُسی قدر دوسری ناخوش ہو جائیگی"۔

"مَیں نے تمہارے سامنے دنیا کو خاک میں ملا دیا تم اس کو پھر نہ لو کیونکہ دنیا کی ایک نجاست یہ ہے کہ اُسی میں خدا کا گناہ ہوتا ہے اور ایک پلیدی یہ ہے کہ جبتک کوئی اسے ترک نہ کرے آخرت نہیں ملتی۔ دنیا کی محبت اور خواہش سب گناہوں کی سردار ہے اور اس کا ثمرہ رنج شدید ہے"۔

"دین کی سلامتی کے لئے تھوڑی سی دنیا پر قناعت کرو"۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام کو ایک عابد نے کہا کہ خدا نے آپ کو بڑی سلطنت عطا فرمائی آپ نے جواب دیا مسلمان کے نامۂ اعمال میں ایک تسبیح اس سلطنت سے بہتر ہے جو مجھے عنایت ہوئی اس واسطے کہ وہ تسبیح (یعنی ذکر خدا) باقی رہے گی اور یہ سلطنت نہ رہے گی ؏

کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

حضرت نوح علیہ السّلام سے پوچھا گیا کہ آپ نے اس عمر دراز میں دنیا کو کیسا پایا فرمایا جیسے دو دروازوں کا مکان ایک دروازہ سے اندر آیا اور ایک سے نکل گیا"۔

ایک بزرگ نے فرمایا "دنیا سے روزہ رکھو اور آخرت میں افطار کرو"۔

حضرت یحیٰی بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے "دنیا شیطان کی دُکان ہے اُسکی دُکان سے کچھ نہ لے ورنہ ابلیس تیرا تعاقب کریگا"۔

حضرت مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "دنیا میں آدمی مہمان ہے اور جو کچھ اُس کے پاس ہے مستعار ہے۔ مہمان کا انجام جانا ہے اور مستعار کا انجام واپس لینا"۔

حضرت لقمان نے اپنے فرزند کو نصیحت کی کہ دنیا آخرت کے بدلے فروخت کر کہ

دونوں کا فائدہ اُٹھائے اور آخرت کو دنیا کے بدلے نہ بیچنا کہ دونوں کا نقصان اُٹھائے گا"۔

حضرت یحییٰ بن معاذ قدس سرہٗ کہتے ہیں "عقلمند وہ شخص ہے جو تین کام کرے دنیا سے دستبردار ہو جائے قبل اس کے کہ دنیا خود اس سے علیحدہ ہو جائے اور حق تعالیٰ کو راضی کرے پیش ازینکہ اس کے دیدار سے مشرف ہو"۔

حضرت بکر بن عبداللہ قدس سرہٗ نے فرمایا "جو شخص دنیا میں منہمک ہو کر اپنے آپ کو دنیا سے مستغنی ہونا ظاہر کرے اُس کی مثال ایسی ہے جو آگ بجھایا چاہے اور خشک لکڑی اس میں ڈالتا جائے"۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دنیا کسے کہتے ہیں اور دنیا سے کیا مراد ہے۔ یہ ایک ایسا فلسفہ ہے جس کی توضیح کی اس مختصر رسالہ میں گنجائش نہیں۔ عارف رومی نے ایک شعر میں اس دقیق مسئلہ کو حل فرما دیا ہے ؎

چیست دنیا از خدا غافل بدن
نَے قماش و نقرہ و فرزند و زن

یعنے دنیا کسے کہتے ہیں؟ خدا سے غافل ہونے کا نام دنیا ہے نہ کہ اسباب، مال اور اہل و عیال۔ جو شئے خدا سے غافل رکھے وہی دنیا ہے جس کی مذمت بزرگوں نے کی ہے اور اسی کا ترک ضروری اور فرض ہے۔ حضرت سہیل تستری قدس سرہٗ فرماتے ہیں "کہ تیس سال ہوئے میں خدا کے ساتھ باتیں کرتا ہوں اور عام لوگ سمجھتے ہیں کہ خلق کے ساتھ کلام کرتا ہوں"۔ یہ امر کچھ محال سے نہیں ہے اسواسطے کہ کسی شخص پر عشق کا اس قدر غلبہ ہو کہ وہ بظاہر لوگوں میں ہو مگر دل سے اپنے مقصود کے ساتھ ایسا مستغرق ہو کہ نہ کسی کی بات سنے اور نہ کسی کو دیکھے۔ ایسے ہی پاک وجود کی نسبت کہا گیا ہے کہ ؎

ظاہر میں کہیں رہتے ہیں باطن میں کہیں ہیں

یہ وصف انہیں میں ہیں کہ ہیں اور نہیں ہیں

خیالات ہی سب کچھ ہیں انہیں ہی ایک لمحہ کے لئے ماسوا ار المقصود مائل نہ ہونے دینا چاہیئے کہا جاتا ہے کہ اس مرتبہ کا حصول بغیر توجہ مرشد روحانی ناممکن ہے۔ حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے اس مسئلہ پر اس طرح روشنی ڈالی ہے "یہ خیال نہ کرنا کہ جو کچھ دنیا میں ہے سب بُرا ہے بلکہ بہت سی ایسی چیزیں ہیں کہ وہ دنیا سے نہیں ہیں۔ علم و عمل دنیا میں ہے اور دنیا میں سے نہیں ہے اس لئے کہ عالم آخرت میں آدمی کے ساتھ جائے گا۔ علم تو صرف آدمی کی ذات تک ساتھ رہتا ہے اور عمل اگر بعینہٖ نہیں رہتا لیکن اس کا اثر ضرور رہتا ہے اور اس کے اثر کی دو قسمیں ہیں ایک طہارت قلبی جو منہیات سے محفوظ رہنے میں حاصل ہوتی ہے اور ایک خدا کے ذکر کی محبت جو ہمیشہ عبادت کرنے سے ملتی ہے اور یہ سب باقیات الصالحات ہیں جیسا قرآن مجید میں شاہد ہے والباقیات الصالحات خیر عند ربک (اور نیک کمائی جو باقی ہے وہ نیک ہے تیرے پروردگار کے نزدیک) عمل مناجات لذت اور خدا کے ذکر کی محبت سب لذتوں سے بہترین ہے اور دنیا میں ہے مگر دنیا میں سے نہیں ہے اس لئے دنیا کی سب لذتیں بُری نہیں ہیں۔ بلکہ اُس کی بھی دو قسمیں کیجا سکتی ہیں :-

(۱) ایک وہ لذت جو دنیا میں ہے اور بعد ممات فنا ہو جاتی ہے لیکن عالم عقبیٰ کے کاموں اور علم و عمل اور اہل اسلام کی ترقی میں مددگار ہے جیسے وہ نکاح اور خورش و پوشش جو ضرورت کے موافق ہو اور عالم آخرت کے واسطے ضرور ہو جو شخص عسرت میں قانع رہے اور اطمینان سے دین کے کام کرنے کا ارادہ کرے وہ شخص دنیادار نہیں +

(۲) وہ دنیا مذموم ہے جس سے دین کا کام نہ مقصود ہو بلکہ غفلت اور نخوت کا

باعث ہوا اور عالم آخرت سے نفرت پیدا ہونے کا سبب ہوا اسی واسطے رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے "جو کچھ دنیا میں ہے وہ سب ملعون ہے سوائے اللہ کے اور جو اس میں مدد کرے" حضرت امام غزالی قدس سرہ کی تصانیف مثلاً کتاب احیاء علوم اور کیمیائے سعادت وغیرہ دیکھنے سے حقیقت دنیا کی تفصیل اور دنیا سے کیا مراد ہے بخوبی عیاں ہو سکتا ہے ✦

وصال

آپ نے اپنی وفات کے وقت تمام حاضرین کو حکم دیا کہ حجرہ کے باہر چلے جاؤ کیونکہ خدا کے بھیجے ہوئے کے واسطے جگہ خالی کرنی ہے۔ جب حاضرین باہر چلے آئے تو ایک ندا سنائی دی۔ یا ایھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربك۔ یعنی اے آرام یافتہ نفس اپنے رب کی طرف رجوع ہو۔ حاضرین باہر سے اندر داخل ہوئے تو طائر روح قفس عنصری سے ملاء اعلیٰ کو پرواز کر چکی تھی ✦

یہ واقع ۵۲۷ھ میں ہوا۔ آپ بیت المقدس کے قرب میں آرام فرما رہی ہیں۔ اور مزار پاک زیارت گاہ عام و خاص ہے ✦

تمت

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض اُمی تھے لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلعم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جنکی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر خاں والئے ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آگیا اور جنگ سے تائب ہوا جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید دست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جنکی دعا سے شیعہ عالم رد یابیں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رافض سے تائب ہوا جنکی دعا سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکو کار ہو گئیں جو حج پر گئے تو راستے میں انگریزوں نے اُنکو دعوت دی جنکی مخالفت سے بڑے بڑے ہشیار مجنون ہو گئے جن کے ہاتھ پر ایک مالدار ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا جن کے قافلے کو غیبی اونٹوں نے عدن پہنچایا۔ غرض جن کی کرامات کا سلسلہ ایک بحر ناپیدا کنار تھا اس بزرگ کے حالات و کرامات کیلئے آپ پونے تین سو صفحے کی کتاب سوانح احمدی یعنے حالات سیّد احمد صاحب بریلوی منگاکر ملاحظہ فرمادیں :۔ قیمت دو روپے ... ... (عہ)

ہندوستان میں عرفان کی پہلی تجلی یعنے حضرت خواجہ غریب النواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی میں بہترین کتاب ۔ قیمت صرف ۲ر

حالات حضرت مولانا روم حضرت مولانا روم مصنف مثنوی شریف کے حالات و کرامات میں یہ کتاب منشی محمد الدین صاحب فوق ایڈیٹر کشمیری میگزین کی تصنیف سے حال میں طبع ہوئی ہے بڑی دلچسپ اور قابل دید ہے قیمت صرف بارہ آنے ... ۱۲ر

ملنے کا پتہ :۔ منیجر صوفی پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات (پنجاب)

مذاق العارفین اردو ترجمہ احیاء العلوم الدین

مصنفہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ یہ کتاب چار جلدوں میں ہے۔ عاشقان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خاص بندگان خدا کے لئے یہ ایک غیر مترقبہ نعمت ہے احیاء العلوم الدین ایک مشہور کتاب ہے۔ خصوصاً پابندگان شریعت اسلام کے لئے اور عموماً صوفیہ کرام کے لئے تصوف کی یہ کتاب لاجواب ہے۔ قیمت صرف لعہ

حیات داغ

ملک الشعراء جہان استاد مرزا داغ دھلوی کے حالات باتصویر
نہایت عمدہ ڈمی کاغذ پر۔ قیمت صرف ۶ر

حیات حالی

شمس العلماء مولٰنا الطاف حسین صاحب حالی کے باتصویر حالات زندگی
نہایت اعلیٰ درجہ کے چکنے سفید کاغذ پر۔ قیمت صرف ۶ر

الوارث

حضرت حاجی سید وارث علی شاہ صاحب کے حالات جن کے ساتھ چار فوٹو کی تصاویر بھی ہیں۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ر

برزخ

مؤلفہ حضرت سید محمد شاہ صاحب عرف ذوقی شاہ بی۔ اے۔ سابق ایڈیٹر آبزرور جنہوں نے اب دنیا کے تمام تعلقات چھوڑ کر فقیری بانا اختیار کر لیا ہے۔ یہ کتاب حلقۃ المشائخ دھلی کے ایماء پر لکھی گئی ہے۔ کتاب کے شروع میں سیدی مولائی خواجہ حسن نظامی صاحب کا ایک دلچسپ دیباچہ ہے۔ قیمت صرف چھ آنے ۱۰ر

شمس تبریز

مولانا روم علیہ الرحمۃ کے مرشد خواجہ شمس الدین تبریز رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں یہ کتاب اعلیٰ درجہ کی تصنیف ہے۔ قیمت صرف ۶ر

میلاد النبی

سرور کائنات فخر موجودات حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی۔ قیمت صرف ۲ر

المشتھر

مینجر دفتر صوفی پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات پنجاب

یثرب و البطحا کے تحفے

حرم شریف مکہ معظمہ کا سطحی خاکہ اور حجر اسود

رنگین نہایت خوبصورت روغنی معہ رول و کپڑا ہدیہ فی عدد صرف ایک روپیہ (عہ) مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ دونوں کے سطحی خاکوں کی خریداری پر خرچ ڈاک معاف سائز ۲۲ + ۲۹ انچ۔ سالم تقطیع حج جانے سے پہلے ایک نقشہ ضرور ہمراہ لے جاؤ ہر ایک مقام آسانی سے معلوم ہوجاویگا۔ بعض ایسے رموز و نکات اس نقشے میں ہیں جنکی بڑے بڑے علماء اور معلمان مکہ معظمہ کو بھی خبر نہیں۔ حرم شریف کے تمام مشہور دروازے۔ منارے صحن صحن میں راستے۔ چاروں مصلّے۔ چاہ زمزم۔ مقام ابراہیم۔ منبر قبۃ الفراشین۔ مطارف کن۔ ملتزم۔ مقام جبریل حطیم مستجار غرضیکہ ہر ایک حصہ کو نہایت خوبصورتی سے پیمانہ کے ساتھ ٹھیک انکی اصلی جگہ پر دکھایا ہے۔ حجر اسود کا صحیح خاکہ اور اسکی اصلی حالت علیحدہ نقشہ میں جو اسی خاکہ کے ساتھ ہے ظاہر کر دی ہے بڑی بابرکت چیز ہے۔ عہ کو بالکل مفت سمجھئے +

حرم شریف مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ

یہ نقشہ ایڈیٹر صاحب صوفی اپنے گذشتہ حج میں مدینہ منورہ سے ہمراہ لائے تھے۔ یہ ایک ترک انجینیر نے موقع کی پیمائش کرکے پیمانہ سے بنایا ہے۔ نہایت عمدہ متبرک اور عجیب چیز ہے مسجد نبوی میں جہاں جہاں ستون ہیں نقشے میں وہاں ایک چھوٹا سا دائرہ بنا دیا ہے۔ حضرت فخر کائنات ؐ کے عہد مبارک میں مسجد کی جس قدر حد تھی۔ اسکو سبز رنگ دیا گیا ہے حضرت عمرؓ حضرت عثمان بن عفان اور خلفائے نے اپنے عہد میں جسقدر زیادیاں کی ہیں سب علیحدہ علیحدہ رنگ سے دکھائی گئی ہیں۔ ریاض جنت کا ٹکڑا جسکے ستون کا رنگ موقع پر تمیز کیلئے زرد رنگ ہے نقشہ میں بھی ستونوں پر یہی رنگ دیا گیا ہے۔ باب الرحمۃ۔ باب السلام۔ باب النساء۔ باب الجبریل۔ باب المجیدی وغیرہ سب عین مطابق موقع پیمانے سے بنائے گئے ہیں روضہ شریف جناب رسول مقبول صلعم اور حضرت ابابکر صدیق حضرت عمر خطاب کی اصلی جگہ موقع پر ظاہر کر دی گئی ہے سٹور (مخزن) اور کتب کے کمروں بستان فاطمۃ الزہرے بیر فاطمہؓ اور دیگر ضروری مقامات بھی دکھائے گئے ہیں۔ منبر۔ محراب النبی صلعم۔ محراب عثمانؓ جائے تکبیر سب دکھائے گئے ہیں +

یہ نقشہ پانچ رنگوں سے خاص اہتمام سے تیار کرایا گیا ہے معہ رول و کپڑا روغنی نقشہ کی قیمت فی صرف عہ ہے اس خوبی کے مقابلہ میں کچھ بھی قیمت نہیں +

المشتہر

مینجر دفتر صوفی پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات پنجاب

اکیس فوٹو

۲۱

دیارِ حبیب صلعم کے قابلِ دید مناظر کے عکسی تصاویر

یہ فوٹو نہایت محنت سے تیار کرائے گئے ہیں۔ ابتک دس فوٹو تیار تھے اب اکیس فوٹو کا سٹ تیار ہے قیمت فی عدد ۳ر۔ اکیس فوٹو کا مکمل (عـہ) دس فوٹو (عـہ) علاوہ محصول (۱) روضہ شریف حضرت سرورِ کائنات صلعم رنگین فوٹو (۲) کعبۃ اللہ بیت اللہ شریف کا فوٹو سیاہ ریشمی غلاف اور اسپر سنہری حروف جو فوٹو میں اچھی طرح پڑھے جاتے ہیں (۳) مدینہ منورہ کا نظارہ (۴) مکہ معظمہ میں نماز جمعہ کا دلچسپ نظارہ (۵) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضی صاحب کا جبل رحمت پر خطبہ پڑھنا (۶) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ یعنی رمی (۷) میدان منا میں حاجیوں کے کیمپ اور مسجد خیف کا سین (۸) جنت المعلیٰ واقعہ مکہ معظمہ جس میں حضرت خدیجہ حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنہ والدہ حضرت سرورِ کائنات کے مزار کے فوٹو بھی ہیں (۹) جنت البقیع جس میں مزارات اہل بیت امہات المومنین و بنات النبی حضرت عثمان غنی و شہدائے بقیع وغیرہ (۱۰) کعبۃ اللہ کے گرد حاجی طواف کر رہے ہیں (۱۱) کوہ صفا و مروہ اور وہاں جو کلام مجید کی آیت کریمہ منقش ہے وہ فوٹو میں حرف بحرف پڑھی جاتی ہے (۱۲) روضہ مطہر حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا سادہ فوٹو (۱۳) مسجد حضرت عائشہ صدیقہ جہاں سے حاجی عمرہ باندھتے ہیں (۱۴) محمل شامی کا میدانِ عرفات میں قابل دید نظارہ (۱۵) محمل مصری کا شاندار سین (۱۶) پرانے مدینہ میں اسلام کی پہلی مسجد قبا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سب سے اول تیار کی اور کرائی (۱۷) سیدنا امیر حمزہ کا مزار جو جنگ احد میں شہید ہوئے (۱۸) بیت المقدس کی مسجد اقصےٰ (۱۹) حرم شریف بیت المقدس میں رحمت اور توبہ کے دروازے (۲۰) صخرہ یعنی وہ بہشتی پتھر جو مسجد اقصےٰ میں معلق تھا اس کا فوٹو اور مسجد کے اندر کا قابل دید نظارہ (۲۱) بیت المقدس میں مسجد سیدنا حضرت عمر اور شہر کا عام دلچسپ سین +

یہ وہ نقشے نہیں جو بمبئی وغیرہ کے بازاروں میں عام طور پر فروخت ہوتے ہیں۔ یہ اصلی فوٹو ہیں اس لئے آپ ان کو منگا کر اپنے مکانوں اور کمروں کو زینت بخشیں۔ روضہ شریف کا رنگین فوٹو۔ قیمت فی عدد چھ آنے (۶ر) سائز ہر ایک فوٹو ۱۴×۱۱ انچ ہے۔ لیکن مکمل سٹ کے ساتھ یہ رنگین فوٹو اسی قیمت یعنی (عـہ) میں دیا جاتا ہے علیحدہ ۶ر کو ملتا ہے +

ملنے کا پتہ

منیجر دفتر صوفی پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات پنجاب